

جلد اول نمبر 108



عقائد فقہ

اہلسنت جماعت

مؤلف: امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی

ترتیب: مولانا محمد شفیع علی شاہ رضوی

۷۸

مجموعۃ اشاعت اہلسنت پاکستان

نور کتب خانہ کاشانی بازار میاں شاہ کراچی

عقائد حقہ اہلسنت وجماعت

مصنف

عظیم البرکت، عظیم المرتبت، امام اہلسنت اعلیٰ حضرت
الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

ترتیب

شیریشہ اہلسنت حضرت علامہ مولانا
حشمت علی خان صاحب علیہ الرحمہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاندھل بازار، پٹھانہ، کراچی۔ فون: 74000-2437799

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

نام کتاب

: عقائد حقہ اہلسنت وجماعت

مصنف

: امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

ترتیب

: شیریشہ اہلسنت حضرت علامہ حشمت علی خان علیہ الرحمہ

صفحات

: ۳۲ صفحات

تعداد

: ۲۰۰۰

سن اشاعت

: اکتوبر ۲۰۰۲ء

مفت سلسلہ اشاعت : ۱۰۶

☆☆☆ ناشر ☆☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاندھل بازار، پٹھانہ، کراچی۔ فون: 74000-2439799

ابتدائیہ

اگر کوئی مجھ سے یہ پوچھے کہ تم نے کسی ایسے شخص کے بارے میں سنا ہے جو بیک وقت فنی تحریر و تقریر میں کامل و سحر میں رہتا ہو تو بے اختیار ذہن کی سطح پر جس ہستی کا نام آجھرتا ہے وہ خطیب مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ کا ہے۔

موصوف جہاں فنی تقریر میں اپنی گول ناگوں صلاحیتوں اور زور و بیاں کے باعث خطیب مشرق کہلاتے تھے وہیں فنی تحریر میں بھی دنیا ان کا لوہا بھائی تھی ان کی تحریروں کا اگر مطالعہ کیا جائے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ الفاظ و محاورات ان کے سامنے ہاتھ پاؤں کھڑے ہوتے تھے اور وہ موقع محل کی مناسبت سے حس لفظ اور محاورے کو جہاں چاہتے تھے استعمال کرتے تھے۔

علامہ موصوف یوں تو اپنی علمی و ادبی و جاہلیت کی بناء پر ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے لیکن ان کی ایک اور ناقابل فراموش خصوصیت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اور خانوادہ رضویت سے ان کا الہامی تعلق ہے۔ جب ان کا راجہ وار قلم اس طرف رخ کرتا تو محبت و پیار اور ادب و احترام سے سرایت و درخشاں ہوتا جاتا، کسی ایک جگہ کی بات نہیں پاسان کے فاضل اور آپ کی تصانیف اس پر شاہد و عادل ہیں۔

اگرچہ زیر نظر کتابچہ نہ تو امام اہلسنت کی سیرت مبارکہ پر مشتمل ہے اور نہ ہی خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ کے حالات زندگی پر، لیکن امامت پاسان کے امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ "مبشر میں حضرت علامہ فاضل قسوری مدظلہ العالی نے "نشان منزل" کے نام سے اپنے مضمون میں خطیب مشرق کے امام اہلسنت علیہ الرحمہ کی تعریف میں لکھے ہوئے جو چند اقتباسات جمع کیے ہیں ان پر نظر پڑی تو دل میں یہ خیال گذرا کہ یہ گوہر آبدار اپنے قارئین کرام کے شرف ملاحظہ کے لیے بھی پیش کر دیے جائیں چنانچہ ملاحظہ فرمائیے:-

خطیب مشرق کی تصنیف "دیوبندی خانہ خلافت" سے ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے اور سر

دینیہ آپ رقم طراز ہیں:-

☆ اللہ اکبر! ایک ایسا درویش جس کا علم کسی نہیں دہی تھا ورنہ مسئلہ علم غیب پر چند گھنٹے میں خانہ کعبہ کے در و دیوار تلے عربی زبان میں "الدولة المکیہ فی مادة الغیبیہ" جیسی ضخیم محقق و مدلل و مبہر مبنی کتاب کا قلم بند کر لیتا کچھ آسان نہ تھا۔ یہ کتاب از ابتداء تا انتہا خدا کی عطا کردہ اعلیٰ ترین صلاحیتوں کی مظہر و آئینہ ہے۔ جہاں عام انسانوں کا علم کسی دست بستہ انہیں خراج عقیدت پیش کر رہا ہے۔

☆ چنانچہ جب امام احمد رضا جیسی ناورد روزگار شخصیت نے "کمان" اپنے ہاتھ میں سنبھالی تو سیف قلم نے شامتان رسول کے بڑے بڑے ناموروں کے سر قلم کر دیے جو کوہستان و بیابان دیوبندیت کے شیر ہر سجے جاتے تھے وہ امام احمد رضا کے نشانہ قلم پر شیر قاتلین تک ثابت نہ ہو سکے یہی جلانے کی وہ آگ ہے جس میں پوری دیوبندیت جھلس کر خاکستر ہو رہی ہے اور جب تک تو یہ نصیب نہ ہوگی یہ آگ انہیں یونہی سسٹم کرتی رہے گی۔

☆ خدائے قدر سیدنا امام احمد رضا کی قبر اطہر پر رستوں کی سادوں بھادوں برسانے جن کے فوک قلم نے گھناؤپنا مسکیوں کا پردہ چاک کر کے پوری امت مسلمہ کو جالے میں کھڑا کر دیا۔

☆ اسے وقت کے دانشوروں غور کو امام احمد رضا کا ایک ایسا وجود و سمود تھا جو تہا لاکھوں پر بھاری بھر کم تھا۔ محض حیران ہے کہ زبان قلم کے لیے نیاز مند یوں کی بھیک کہاں سے مانگی جائے اور کس کے خزانہ عامرہ سے گوہر آبدار جن جن کر ان کے قدموں پر چھاور کیے جائیں جس سے امام احمد رضا جیسی قدر و شخصیت کی دینی و ملی خدمات کا حق ادا کیا جاسکے۔

☆ امام احمد رضا وہ ایک شخص ہی نہیں بلکہ وہ ایک نظریہ تھا، مسلک تھا، مشرب تھا، انجمن تھا، کانفرنس تھا، کتب خانہ تھا، لائبریری تھا، علوم و معارف کا وہ گروہ ان بھی تھا، جز خادہ بھی تھا، وہ درس کا بھی تھا اور خانقاہ بھی تھا۔

☆ امام احمد رضا، آسان علم و حکمت کا درختان آفتاب تھا اور گھستان طریقت و معرفت کا شاداب پھول، علم ظاہر کا جادو جلال اور علم باطن کی زمرہ مثال، وہ دن کے اجالے میں

☆ میدان قلم کا شہسوار اور رات کی تاریکی کا عابد شب زندہ دار تھا، مناظر تھا، مقرر تھا، مصنف تھا، مولف تھا، مفسر تھا، مفتوی تھا، مفتی تھا، خطیب تھا، شیع تھا، مبلغ تھا، فقہید تھا، وجہ تھا۔
☆ امام احمد رضا، ماہر الہیات و فلکیات تھا، ماہر ریاضیات و طبیات تھا، ماہر نجوم و تقویم تھا، جو مدقوں کشور علم پر سادوں مجاہدوں کی طرح برستار بادہ ماہر علم الادبیات کا نظم الادب تھا، غرض وہ بیک وقت پچاس سے زائد علوم پر یدِ طولی و درجہ کامل رکھتا تھا۔
☆ امام احمد رضا، وہ اپنے وقت کا ابوسفیہ و شافعی تھا، وہ غزالی بھی تھا اور رازی بھی تھا، وہ رومی بھی تھا اور محی الدین بھی تھا، وہ درس گاہ کی نوک چلک سے آشتا اور خاقانہ کے اسرار و رموز کا ہراز بھی تھا۔

☆ اسے خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ایسی کئی زندگیوں درکار ہیں وہ اور بے شمار نعمتوں میں سے ایک نادر نعمت تھے، جن کے حق کا کلمہ نے کروڑوں مسلمانوں کو کفر و کمرائی سے بال بال مامون و محفوظ کر لیا۔ آج معمولات و مراسم اہل سنت کی جو مہم و حام ہے جس کے حسانت و برکات سے پوری دنیا کے اسلام بالا مال ہو رہی ہے یہ امام احمد رضا کی جہاد بالقلم کا ثمرہ و نتیجہ ہے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را
لیکن رکے..... ایسی باسان ملت کی پیاس نہیں بجھی وہ از خود عالم وجد میں فرماتے ہیں:-

☆ گفتگو اپنے موضوع سے بہت دور آگئی، حضورِ نباء ملت اور سیدنا امام احمد رضا جیسے قدسی صفات نفوس سے دل ایسا لگا بندھا ہے کہ ان کی بارگاہ میں پہنچ کر نوع و نوع اور گونا گوں جلوؤں میں گم ہو جاتا ہوں کہ بہت جلد وہی کا امکان باقی نہیں رہتا۔

(دیوبند کی خانہ نشینی ص ۲۱۲ تا ۱۹)

☆ خطیب مشرق اپنی تصانیف کا انتساب امام احمد رضا کے نام کرتے ہوئے بڑا دالہ انداز اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ خطباتِ نظامی کے انتساب میں مشتعل کلمات ملاحظہ ہوں:-

آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغام مہمیرا

☆ عالم اسلام کی آفاقی و معجزی شخصیت جو نوابوں اور راجاؤں کو خاطر میں نہ لا کر پوری برلائیت سے کہتی:-

کردن مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گمراہ ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ تاں نہیں
☆ سلطان العارضین، سید الکائن، مجدد المائتہ، ماضیہ ولی کامل، علم کا ہر باطن کے حکم سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطبات کا ایک ایک لفظ منسوب کرتا ہوں۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں
ابھی آپ نے ایک مقتدی کے اپنے امام اور ایک محب کے اپنے محبوب کی بارگاہ میں

خراج عقیدت پیش کرنے کے مختلف انداز ملاحظہ فرمائے اب آئیے اصل موضوع کی طرف توجہ نظر کرنا کہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ دراصل دو چھوٹے چھوٹے رسالے پر مشتمل ہے پہلا رسالہ جو کہ "عقائد اہل سنت و جماعت" کے نام سے موسوم ہے وہ امام اہل سنت مولانا اشاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے جسے ترتیب دینے والے شیریشا اہل سنت حضرت علامہ مولانا شمس علی خان صاحب علیہ الرحمہ ہیں جبکہ دوسرا رسالہ جو کہ شامل اشاعت ہے وہ "عقائد علمائے نجد و یوہند" کے نام سے موسوم ہے جسے حضرت علامہ مولانا ابو داؤد صادق صاحب مدظلہ العالی نے تصنیف فرمایا ہے۔ امید ہے ہماری دوسری کتابوں کی طرح زیر نظر کتاب پر بھی قارئین کرام کے علمی ذوق پر پورا اترے گا۔ یہ جمعیت کی جانب سے شائع ہونے والی 105 ویں کڑی ہے۔

والسلام

محمد رفیق دھاری

جنرل سیکریٹری

جمعیت اشاعت اہل سنت پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْإِيمَانُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ جَلَّ جَلَالُهُ وَعَزَّ عِزَّتُهُ
 مومن بہا جا رہا رسول کو تصدیق تھیں اور قرآنی اور دینی کا اظہار لایم ہے اور یہی ایمان شری ہے۔

- ۱) صاف بنے عالم میں عباد واجب الوجود ازلہ ہی ہے اس کا کوئی شے ذات میں ہے نہ صفات میں، تمام کمالات ممکنات اس کی عظمت ذاتی کے ظل و پر تو ہیں۔
- ۲) وجوب و وجود، استحقاق عبادت خالقیت یا اختیار و تدبیر کائنات کی وجہی اس کی ذات مقدس سے منتسب ہیں۔
- ۳) حیوۃ، قدرت، علم، کلام، سمع، بصر، ارادہ، صفات ذاتیہ حق سبحانہ کی ہیں۔ ان سب سے ازلا متصف ہے۔ باقی صفات فعلیہ، نفسیہ، سلبیہ، اضافیہ ہیں۔
- ۴) کائنات کو خلقت و وجود بخشنے پر شکر و ثناء کیا کامل تھا جیسا حمد میں۔ (الآن کا لان)
- ۵) شفا سے رفیع، عطائے رزق، ازالہ تکلیف و مصائب بطور استقلال و خلق اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔
- ۶) طیب، بادشاہ و دیگر اسباب ظاہری و باطنی مثل دعا و بہت انبیاء و اولیاء بہ عطائے الہی بطور مستحب امور مذکورہ کے منسوب الیہ ہوتے ہیں۔
- ۷) حکیم علی الاطلاق کی صفت حکمت کا تقاضا ہے کہ یہ صفات و افعال الہیہ درپردہ اسباب ظہور فرماتے ہیں جیسا کہ بلا پرہ معلوم ہے کہ بے شمار اسباب معاش و تدبیر بہت و مداخلت امرائے مظاہر و مذاتیت و غیرہ صفات تدبیر کے ہیں۔ ایسا ہی شرعاً و کشفاً ثابت ہے کہ مقرران درگاہ حق کی دعا و بہت و برکت و حجاب مبارکہ منظر فیضان عنایت الہی ہے۔ صرف اسباب کو مد نظر رکھنا اور مستحب میل شانہ کی قدرت کا ملکہ کا زمانہ تباہ قدرت کا ملکہ کو بعض اسباب میں ہی منحصر و محدود کرنا کفر ہے۔ اور اسباب کا کلیتہً لٹی کرنا ابطال حکمت تدبیر کے علاوہ سعادت دین و دنیا سے محروم بہتا ہے۔ اور اسباب ظاہری و باطنی (اولیائے مقررہ) کو ملو گاہ صفات الہیہ ان کرامات سے مستفید اور مستغنی ہونا العیبت اور کمال ایمان کا نشان ہے۔

- ۸) جوہر عرض، جسم، مکان، زمان، جہت، حرکت، استقلال، تبدیلی ذاتی و صفاتی جہل، کذب ممکنات سے منتسب ہیں۔ ذات حق پر سب ممال بالذات ہیں۔
- ۹) استوا علی العرش، صحنک، وجہ، دید و غیرہ صفات منصوبہ کذا فی مثل صفات ثنائیہ، سمع، بصر، علم، ارادہ، کلام، قدرت، حیوۃ، بحکون، بے چون و بے چگون ہیں۔
- ۱۰) ادراک حقیقت الہیہ میں انبیاء و اولیاء عاجز ہیں۔ تجلیات ذاتی و صفاتی و اسمائی نصیب انبیاء و اولیاء حسب المراتب دنیا میں ہوتی ہیں۔
- ۱۱) رویت ذات حق آخرت میں اہل جنت کے لئے ثابت ہے بلا کیف و بلا جہت۔
- ۱۲) اللہ تعالیٰ بندوں کے افعال و اعمال کا خالق اور مقرر ہے۔ لیکن راضی بالکفر والمعصیت نہیں ہے۔
- ۱۳) تمام غیر و شر خالق الکل جل شانہ کے ارادہ و خلق و تقدیر سے ہے جو ازل میں مقرر ہو چکا ہے وہی ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن راضی صرف خیر ہے۔
- ۱۴) تقدیر سے بندہ مجبور نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے نیکی اور بدی کا راستہ بنا کر اپنے اپنے افعال میں گونہ اختیار دیا ہے جس کے سبب انسان اور حجر و شجر میں فرق پڑ گیا ہے جسے اصطلاحاً کسب کہتے ہیں۔ اسی کسب کے سبب وہ جزا اور جزا کا مورد ہے۔ جو جزائی جزا ہو اور قدر جزا شکر ثنائی کی خالقیت میں تا در مطلق سے پیدا کرے باطل ہیں۔ زیادہ غرض و بحث اس مسئلے میں ممنوع ہے۔ امور مذکورہ پر ایمان لانا باعث نجات ہے۔ اور ان کا انکار کلاکت، بسبب عقلمندی و سعادت یہ ہے کہ حصول نجات کی فکر ہو۔
- ۱۵) بے نیاز ہے۔ کسی کا اس پر حق نہیں ہے۔ مگر جو اپنے فضل سے وعدہ فرمائے، وہ ضرور وفا فرماتا ہے۔
- ۱۶) اس کے تمام افعال حکمت و مصلحت پر مشتمل ہیں۔ لیکن اس سے کوئی غرض یا نفع عائد بذات مقدس نہیں ہوتا۔ اور بدی کوئی شے اللہ تعالیٰ پر واجب ہے۔ قبح و ظلم و سفہ و عبث سے اس کے افعال منزہ ہیں۔
- ۱۸) مومن کو دین حق پر انشراح عطا فرماتا اور اسے قبول کرنا اور اس کے موافق اعمال و احسان

کی توفیق عطا فرمانا اس کا فضل ہے۔ اور اگر ذکر صرف عقل و حواس عطا فرما کر تبلیغ انبیاء کا اس کے ذہن پر واضح فرمانا اور توفیق سے محروم رکھنا جناب رب العزت کا عدل ہے۔

(۱۹) صفت عدل و فضل کی چند صورتیں ہیں جن کا اعتقاد کرنا مومن پر فرض ہے:

(۱) حق سبحانہ تعالیٰ کسی پر ذرہ بھی ظلم نہیں فرماتا۔

(۲) کسی کے اعمال حسد سے ذرہ بھر نقصان نہیں فرماتا۔

(۳) کسی کو بغیر گناہ عذاب نہیں فرماتا۔

(۴) اس کا فضل ہے کہ اپنے مسلمان بندوں پر جو مصیبت بھیجے اس میں بھی ان کے لئے اجر رکھتا ہے۔

(۵) کسی کو طاعت یا مصیبت پر جبر نہیں فرماتا۔

(۶) فوق الطاعت کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔

(۲۰) افعال کا باعث قراب و عقاب اخروی ہونا صرف اسی کے حکم سے ہے اس میں عقل کو دخل نہیں ہے، بعض کی حکمت کو عقل اور اگر کرسکتی ہے اور ان میں اخبار یا نبیاء کی حق ہے۔

(۲۱) ہر ایک صفت الہی بالذات واحد ہے اور بحسب التعلق غیر متناہی مختلفات حادث ہیں۔ اور اس کی صفات قدیر ہیں۔

(۲۲) حق سبحانہ تعالیٰ کے بہت نام ہیں جن کی خبر انہی نے اپنے کلام پاک میں دی ہے۔ اہلسنت کے نزدیک دعا و ذکر الہی انہیں اسماء سے جانا چاہیے۔ جو شرعی مطہر میں وارد ہیں۔ یہ سب اسماء کلام الہی کے مانند قدیم ازل ابی ہیں اور عجاوین زبان پر لانا یا لکھنا حادث ہے۔

(۲۳) اہل صفت کا اجماع ہے کہ جس اسم کے معنی میں تخصیص شان الوہیت ہو اس کا ذات حق پر بولنا کلام کفر ہے۔

(۲۴) وحدت و جوہد تحریر متعین حق ہے۔ شریعت متحدہ کسی اصل کے مافی نہیں ہے فرق مراتب و حفظ اسحاب مروجہ ہے۔ جو صفات مستنزل مرتبہ الوہیت کے ہیں ان کا مراتب ساظر پر اطلاق کرنا اور پاکس کفر ہے۔ جس طور پر یہ مسئلہ کا براہ اسلام پر مشکوف ہوا ہے۔ اور اولیائے مشرین نے حق الامکان بیان فرمایا ہے بحفظ حدود شرعی اس پر اعتقاد رکھنا باعث تکمیل ایس ان اور

اس کے انکار و شران و حرمان ہے۔

الْإِيْمَانُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۱) اسلام اور ایمان کا رکن اعظم جس کے بغیر کسی حالت میں بندہ مومن یا مسلم نہیں ہو سکتا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام کمالات ثابہ بالنسب الصریح کی تصدیق قلبی و اقوال لسانی ہے۔ اور آپ کی تعظیم ظاہری و باطنی سے ہر حالت میں متصرف رہنا تمام احسان و عبادات کی قبولیت کا اصل اصول ہے۔

(۲) آپ تمام انبیاء کے کرام سے افضل اور سب کے سرور ہیں۔

(۳) میثاق توحید الہی و ربوبیت ذات حق جیسا تمام بنی آدم سے لیا گیا وہی اس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت اور تعظیم کا تمام انبیاء سے مؤکد طور پر عہد لینا یا اخبار الہی منصوص ہے۔

(۴) (الف) آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ نہ تو آپ کے زمانہ میں اور نہ آپ کے بعد کوئی نبی پسند ہو سکتا ہے۔ حضور کے وصف خاتم النبیین کے یہی معنی ضروریات دینیہ سے ہیں کہ حضور سب سے پہلے نبی ہیں۔ اس معنی کو نامیہ گوئی کا خیال بتانا یا حضور کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی اور کو نبوت ملنی واقع یا جائز کہنا کفر ہے۔

(ب) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اقدس تمام مخلوقات کے علوم سے اوست ہے۔ کسی مخلوق کے علم کو علم اقدس سے زیادہ دینیہ کہنا کفر ہے۔

(ج) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو بعض علم غیب ان کے رب کریم جل جلالہ نے عطا فرمایا انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین علیہم الصلوٰۃ والسلام و جملہ اولین و آخرین کے جمیع علوم کا مجموعہ اور لوح محفوظ میں قلم قدرت کا لکھا ہوا اسارا علم ماکان و ما بیون اس کا جزو ہے۔ اس کو یوں کہنے والا کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو و بلکہ ہر صبی و بچوں بلکہ ہر جانور و جانور یا بے کو بھی حاصل ہے قطعاً کافر ہے۔

(۵) تمام انبیاء علیہم السلام و مرسلین و روحانی تعین روحی جناب ختمی آپ خلفاء سرور عالم

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ جیسے ظاہر میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نبیائے آپ کے خزانے سے اس عہد سے پرستار ہوئے وہیے ہوا نبیہ کرام باوجود خلعت نبوت و انضامیت ما دون الانبیاء کے آپ کی باطنی شریعت کے نافذ فرمائے والے تھے۔

(۶) آپ کی اطاعت و اتباع اور محبت فرض ہے اس کے ترک پر عذاب الیم کا وعید مخصوص ہے۔

عَلَامَاتُ مَحَبَّتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) آپ کا اقتدار و اتباع سنت افعال و افعال میں اور آپ کے اہل و عیال کی تعمیل۔

(۲) زبان و دل سے آپ کا ذکر کرنا۔

(۳) آپ کے جمال پاک کا مشتاق ہونا۔

(۴) دل، زبان اور بدن سے آپ کی تعظیم کرنا۔

(۵) آپ کے اہل بیت اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت کرنا اور ان کے ساتھ بغض رکھنے والے سے بغض رکھنا۔

(۶) آپ کی سنت کے متاثر کو بڑا سمجھنا۔

(۷) آپ کی تعظیم جیسا کہ ہر ایک مومن پر ظاہری زیارت کے وقت فرض تھی ولید ابی اسلمی

آپ کی حدیث فضائل اور نام مبارک سننے وقت لازم اور ضروری ہے۔ پس ان میں باتنا

سلف مسلمان ہیں جو سراج و چراغ تھیں مگر ان کا وقت ذکر حضور پر عالم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجالا تھا ضلے ایمان سے اور چونکہ مجالس میلاد میں قسیم کرنا

عشاق درگاہ کا معمول ہو گیا ہے۔ پس ان کا انکار و دشمنی سلف کا انکار ہے اور بے بنیاد

تقصیب ہے۔

(۸) جو کمالات و مخلوقات اعلا پر بیت اللہ میں داخل ہیں۔ جب کی طرف حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سبوت ہیں۔ پس کوئی حصہ مخلوقات آپ کی دعوت سے خارج نہیں ہو سکتا۔

(۹) جیسا کہ واحد و یکتا کا بحیثیت اولیت ثانی یا ثالث ہونا محال ہے۔ ویسا ہی بحیثیت

عوم دعوت مذکورہ اولیت خلق و حق نبوت و فضیلت مطلقہ و خلافت کبریٰ و اولیت فی الشفا عن ذنوب و دخول الجنۃ و احوال فی کلی فعلی و وساطت فی کلی نعمہ و غیر ہا صفات کثر و نامکن الاشتراک کے آپ کی نظیر محال اور مستبعد ہے۔

(۱۰) آپ کی صورت مقدمہ علیٰ ظہر سمیت معوض بعض عوارض بشریہ تھی اور آپ کی مدد حانیت

اوصاف بشری سے برتر۔ اور تفرقات و محیوب و تقاض بشری سے منزہ اور ضعف

انسانی سے مبرا اور اعلیٰ صفات ملکیت سے متصف ہے۔ پس آپ کا علم باللہ و صفاتہ قبل

بعثت و بعد بعثت تمام عجوب و تقاض شکست جہل و غیرہ سے مبرا و منزہ ہے

حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی تین کیفیتیں ہیں۔ اول ظاہر باعتبار دعوت بشر و دوم

ملکی ہجوم وہ مرتبہ جس کو غدا کی جانتا ہے۔

(۱۱) آثار شریفہ و آثار سلف صالحین کی تعظیم ضروری ہے اور ان کو ذلیلہ اجابت دعا خیال کرنا

صدق ایمان کی نشانی ہے۔

(۱۲) برہنہ علوم اولین و آخرین آپ کا علم اعلیٰ و اکمل ہے اور آخرت افسانہ ملکوت سہادی

وارضی و تمام مخلوقات و جہل اسلئے حسنی و کبریٰ و امور آخرت و اضطرار ساعت

و احوال معارف و اشتیاق و علم ماکان و مایکون پر آپ کا علم محیط ہو چکا ہے۔ تمام علوم بشریہ

و ملکیت سے آپ کا علم اعلیٰ و اکمل ہے۔ علم الہی اور آپ کے علم میں امور ذیلی فارق ہیں۔

(۱۳) علم الہی غیر شناہی بالفعل اور محیط ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا

علم متناہی بالفعل و غیر شناہی بالقوۃ اور محیط ہے۔

(۱۴) علم الہی بلا واسطہ و وسائل ازلی وابدی ہے۔ اور آپ کا علم بذریعہ وحی، الہام،

کشف، منام و محیط و اس و بصیرت مقدمہ حادث ہے۔

(۱۵) آپ کے تمام اخبار و احوال متعلقہ دین و دنیا صادق اور حق ہیں۔ شک و وہم و جہل و ظہور

تقاض و دخلت شیعیان سے منزہ و مبرا ہیں۔

(۱۶) آپ قبل نبوت و بعد نبوت کبار و صغائر سے معصوم اور تمام قبائل بشری

سے مبرا ہیں۔

- (۱) بعض افعال بانیہ و احکام شرعیہ میں نسیان دسواکے سے بعض تشریح و افادہ علم ہوا۔
واقعہ ہوا ہے اور صدور سہو و نسیان منافی شان نبوت نہیں۔ مگر نسیان و ذہول ازناست
جو یہ استغراق و دلاہوت از قسم کمال ہے۔ جیسا کہ ارباب بصیرت پر ظاہر ہے۔ البتہ انسانی
کے سہو و نسیان کو اپنے سہو و نسیان پر قیاس کرنا اور بقصد تحقیر آپ کی طرف منسوب کرنا گنہگار
(۲) تمام عوارض بشری یعنی مرض تکلیف بدنی وغیرہ جو انبیاء و علیہم السلام کو لاحق ہوتے ہیں،
ظاہری صورت میں مشابہ عوارض عامہ ادا انسانی ہیں۔ اور علیٰ طاسخ و آثار باطنی و حکمت
شفیاء الہیہ تمام اذرا بشر کے عوارض سے برتر اور اعلیٰ ہیں۔ مثلاً کالیف امراض انبیاء علیہم السلام
سے تنبیہ اظہار احوال عالیہ مثل عصر رخصا، تسکیم، توکل، تقویٰ، دعا، تضرع اور عظمت
اُمت بوقت لحوق عوارض کذا تہ پر تحصیل امور مذکورہ ہے۔ پس اپنے عوارض پر عوارض انبیاء
کو خیال کرنا سخت بے ادبی اور بعض حالات میں جبکہ تحقیر لازم آئے کہ ہے۔
(۳) حضور ربہ الانبیاء کا مہنجات پر مطلع ہونا آیات و احادیث سے بالمتواتر ثابت ہے۔
منکر اس کا منکر قطعاً ہے۔
(۴) آپ روضہ منورہ میں مثل دیگر انبیاء علیہم السلام زندہ بحیات حقیقتہ دنیاویہ جسمانیہ ہیں۔
خاکساران اُمت کے حالات پر مطلع اور عاشقان درگاہ پر ہر لحظہ متوجہ ہیں اور احوال امت
پر حاضر و ناظر ہیں۔
(۵) زیارت روضہ منورہ اعظم السعادت ہے انکار اس کا بدعات بدترین میں سے ہے۔
(۶) حق سبحانہ و تعالیٰ نے سید الرحمن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک کو معجزات ذیل
وغیرہ سے مخصوص فرمایا۔
(۷) معراج جسمانی بحالت ہیداری حرم شریف سے بیت المقدس کی طرف اور
امامت انبیاء کرام اور سیر و مسافرت و آیات کبرئیا و جنت و نار وغیرہ۔
(۸) اپنا جمال پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چشم ظاہر دکھایا۔
(۹) شوق العز۔
(۱۰) ستون مسجد شریف کا آپ کے فراق میں گرید و زاری کرنا۔

- (۱) اجماع و اشجار کا آپ پر سلام کرنا اور قصد حق نبوت کرنا۔
(۲) آپ کی انگشت ہائے شریف میں سے پانی جاری ہونا اور ایک چادر پانی سے ٹکڑا کر آپ پر نہا۔
(۳) آپ کی رکبت سے قلیل طعام کا اس قدر بڑھنا کہ ہزار بار آدمی سیر کر جائے۔
(۴) بکری مذکورہ کا آپ سے کلام کرنا۔
(۵) مذکورہ معجزات و دیگر خوارق عقل اچھے اوقات و احادیث سے ثابت ہیں بلاتوہیل حق
و نفس الامری ہیں۔
(۶) تمام معجزات سے اعلیٰ و اقویٰ دوم قرآن شریف ہے جس کے مقابلے سے تمام مخلوقات عاجز
ہے۔ قرآن مجید کی ترکیب لفظی و محاسن معنوی و اخبار غیبیہ تمام معجز ہیں۔

مَا جَاءَ بِهِ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيَّهِ السَّلَامُ مِنْ فَضْلِ مُلُوكَاتِ رَبِّ الْوُجُوهِ

- (۱) حضور روضہ اللہ الائم ستر کذا اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کوئی قسم کی ہوئی ہے۔ علاوہ
وحی ملکی کے دو اور قسم بھی ہیں جن میں نہشے کو دخل اور تربط نہیں ہوتا۔
(۲) قرآن شریف کلام نفی قدیم ازلی الہی ہے جو بیاس اصول و حدود و ملوہ گہ ہے اور بذریعہ
ملک مقرب حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور محبوب حق علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا۔
(۳) احادیث شریفہ قدیمیہ تانیہ باسناد صحیحہ و کتب ہے جو بھی توسط کذا فی اور کتب یا توسط کذا فی
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وارد ہوئی۔
(۴) ہر دو قسم سے جو حق قطعاً ثابت ہیں، حق ہیں۔ کوئی شبہ نہیں۔ اسی میں سے جو علم و نبوت
قطعاً کسی بات کا انکار اگرچہ درپردہ تاویل باطل ہو کر ہے اور ظنی الثبوت یا ظنی الدلائل
کلاماً و انکاراً بدعت یا فسق ہے۔
(۵) امور ذیل کو حق ماننا ضروری ہے۔
(۱) حضور اجساد و عادۃ روح امیں اجساد میں موجود نیا ہیں تھے۔
(۲) جنازہ اعمال خیر و سزا شے شر۔
(۳) صراط دوزخ پر ٹھٹھ ہے جس پر سب کو چلنا ہوگا۔ اہل ناکرت کر دوزخ میں گریں گے۔

اور اہل جنت اس پر گزر کر جنت میں پہنچیں گے۔

(۴) حساب اعمال، میزان، جنت، ناراوریہ دونوں آخر الذکر اس وقت موجود ہیں جبکہ جگہ اللہ جل شانہ جانتا ہے۔

(۵) شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقیناً اہل کما ترضیٰ ہے اور آپ کی شفاعت مقبول ہے جہاں آیات شریفہ میں نفی شفاعت واقع ہے وہ مفید بوجہ رضا و اجازت الٰہی ہے۔

(۶) عذاب قبر کا ذکر اور نعمت و راحت مومن صالح کو قبر میں محتسب ہے۔ اور عَصَا تِیْمَنِ مشیت الہی پر مبنی ہے چاہے عذاب فرمائے جسے چاہے نعمت بخشے۔

(۷) سوال منکر و نیکیر جس سے خدا چاہے ضرور ہونے والا ہے۔

(۸) تمام رُسل و انبیاء من جانب اللہ حق ہیں۔

(۹) ملائکہ اجسام نورانی ہیں جو عوارض ظہانی سے منزہ ہیں۔ ان کے مقامات آسمان پر مقرر ہیں۔ کوئی مہکانات سماوی اور ارض پر مقرر ہیں اور بعض کتابت اعمال آدم پر۔ اور بعض عباد کے دل میں خطرات صالحہ القائے کرنے پر۔ اور بعض حفاظت آدم پر۔ ان کے مقابلے میں مخلوقات انہی سے متشیطن ہیں۔ جو خیالات فاسدہ کا القاء کرتے ہیں۔ قرب قیامت میں حضرت مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظہار ہونا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور نزل و مجال و قتل و شکر کرنا اور دھرم و فساد کا ہونا سب قریب۔

(۱۰) کل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جو آسمانی میحھے ان پر نازل ہوئے سب حق ہیں۔

الْجَهَادُ فِي الدِّينِ وَتَقْلِيدُ الْمُجْتَهِدِينَ

۱) عامۃ الناس جو ذریعہ اجتہاد ہے یہ وہی تمام احکام فرعیہ غیر منصوصہ قطعہ میں تقلید مجتہد پر مبنی ہے۔
۲) منصب اجتہاد مشروط بشرائط ذیل میں:

(۲) منصب اجتہاد مشروط بشرائط ذیل ہیں:

(۱) علم قرآن پر بقدر آیات احکام حاوی ہو۔ (۲) احادیث متعلقہ احکام سے واقف ہو۔

(۳۱) علم عربیت، لغت، صرف و نحو، معانی و بیان وغیرہ میں کامل ہو۔ (۳۲) مذاہب سنیہ سے

دفع و تقویٰ میں اعلیٰ درجہ پر ممتاز ہو۔ استنباط احکام میں مداخلت نفس و ہوا سے محفوظ ہو۔ (۵) قیاس کے اصول اور قواعد میں ماہر ہو اور علماء اہل اس کے

(۳) جس میں ان صفات کا کسی جو خواہ کیا اس عالم کیوں نہ ہو تقلید کرنے کا یا منہ پر ان شرائط سے کسی شخص کو مصنف ہونا اس کے آثار اذہما جہاں اور متقیات فقیہی و اعمال و اخلاق متفقہا نہ ہے ظاہر ہو سکتا ہے۔ جو عوام و خواص امت پر ظاہر ہو کر حرام اہل انصاف کے ذہن میں اس کی عظمت کو کم کر دیتے ہیں جیسا کہ منہ کے شاہرہ کی اعلیٰ ہمارت بلحاظ آثار ظاہرہ و عادات اناس سے خواں تک سب کے نزدیک کا لہجہ ہوتی ہے۔ ویسا ہی جب کسی عالم حق کے آثار اذہما جہاں اس قدر ظاہر ہوں کہ خواں و عوام اس کے لئے مصنف اجتہاد تسلیم کرنے پر مجبور ہوں تو وہ جلیلہ مرتبہ ہے۔

۴) امت پر محمد بنی المکرم اور اہل اجتہاد کے سب معاصرین دلائل حقیقین سے اعلیٰ مانا گیا ہے اس کی وجہ یہی آثار علی اور علامات زہد و تقویٰ ہیں جس سے آج تک ہر طبقہ کے لوگ ان کو مجتہد تسلیم کرتے آئے ہیں۔

۵) ان میں سے امام الائمہ مراجع الامت امام اعظم نفعان بن ثابت ابو حنیفہ کو فی رضی اللہ عنہ رئیس المجتہدین تسلیم ہو چکے ہیں۔

(۶) حق سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کے قائدانہ و عقیدہ بنیادیسے اکابر اسلام پیدا کئے جنہوں نے حضور اہم اعظم ﷺ کو اللہ کے مقرر کردہ اسرار و اصول مقررہ کو تالیفات و تصنیفات میں کمال متبع سے بیان کیا جو ائمہ زمانہ و اتفاقات و محدثین مجتہدہ میں متکرر فیصلہ فرماتے۔

کمال امت و فضیلت انوار تعظیم حضرت امام ان عظامہ دینہما پاس مکتوب اللہ سے ہوا ہے جس کے سرچشمہ رئیس المجتہدین تھے جنابین حضرت امام محمد دام ابو یوسف رحمہما انشاء و جو تقلید فی الأصول والفرقہ معتزله اقول ان میں محضو را خلاف قول مستقر امام کو ترجیح کے لئے اربعین احکام کو موافق اصول حضور امام رضی اللہ تعالیٰ عنہما استعمال کرنے کے لئے خود امام الامر سے معذور ہونے میں یہ کام عین اور دیگر گناہ کے ہم منصب جو امام الامر کے تلامذہ تھے جتنے ہیں فی المذہب کے نام سے مشہور ہوئے ان کا کام صرف بعض کو محضو را اقول مستقرا پر۔
بوقت غیور لیا ترجیح و بنا اور اصول امام کے مطابق تازہ احکام استناد کا ہے۔

۸ ان کے بعد رحلت کا اور ظہور ہوا اور ایسے فقہا پیدا ہوئے جن کا بحر اصول و فروع مذہب حنفی میں اس قدر تسلیم کیا گیا کہ وہ فقہاء شہ مسائل و جزئیات کو بھی بابت بالضرورت دعایات مذہب میں مدین۔ اصول و فروع مذہب حنفی سے تفریق کر لیا جیسے حضرت ابو جعفر طحاوی، ابو اسحق کوفی، شمس الامین طحاوی، شمس الامین مشرقی، فخر الاسلام بزدوی، فخر الدین قاضی خاں وغیرہ سب مجتہد فی السائل ہیں۔

۹ جو کو تدریس الی اور بہت خاصہ کہ مل کر رہنے پر متوجہ تھے ان فقہاء کے بعد ایک اور طبقہ پیدا ہوا جس میں امام ابو جعفر احمد بن علی و غیرہ شامل ہیں۔ ان کے حصہ میں کوئی قسم کا اجتہاد نہیں لیکن اصول و فروع میں اتنی مہارت ان کو تھی کہ مجلس ذی وجہین، بیہم، متصل امرین متعلق میں صاحب المذہب اداہد میں اصحاب کی تفصیل کر سکتے تھے ان کو اصحاب تخریج کہا جاتا ہے۔

۱۰ ان کے بعد وہ طبقہ فقہا پیدا ہوا جو بعض روایات کو بعض پر ترجیح دینے کی لیاقت رکھتے تھے۔ ان کو اصحاب ترجیح کہتے ہیں۔

۱۱ ان کے بعد تدریس الی اور بہت نا آشنا کیا ہے وہ طبقہ فقہا پیدا ہوا جو مذکورہ بالا مراتب کے لائق تھے لیکن روایات متعدد ہیں سے اقریٰ جو فی ضعیف اور ظاہر مذہب و روایت نادرہ میں فرق کر سکتے تھے جیسے وہ حضرات جن کی کتابیں ہمارے زمانے میں باعث فیض اور مالگیر تہذیب سے ممتاز ہیں طبقات اربعہ اولیٰ سے چوتھیں متین ہو چکا ہے وہ صاحب کسرو، صاحب خزار، صاحب وقایہ، صاحب بیچ کی کتابوں میں کمال متبحر سے مذکور ہے۔

۱۲ ان کے بعد علما فقہائے ائمہ کی کتابیں پر اعتماد کیا ہے۔ ان کی کتابوں کو کتب متاخرین کہہ کر یہ کہا گیا ہے کہ مذہب حنفی علی حکم معلوم ہوا ہو سکتا ہے۔ محض خیال کا سدا رہے جا رہا ہے۔ یہ کتب دراصل طبقات اربعہ کا قریب روایات کے راوی ہیں اور ان کا ثقہ ہو جو عندہ ائکھل مسلم ہو چکا ہے۔

۱۳ متون و شروح و فتاویٰ متاخرین جو اصول بہرہ و کسوا علی فتویٰ قدر ہو چکے ہیں۔ جانشین مذہب حنفیہ کے متین ہیں ان کا خلاف یہ ہو گا کہ عمل بالحدیث بدون منصب اجتہاد گرا گیا ہو۔ ان کے کتب ہندی چھاپا تک مذاہب اربعہ خصوصاً مذہب حنفیہ کی اس قدر تفریع ہو چکی ہے کہ کوئی جزئی بات متیقن نہیں ہو سکتا اور ائمہ کے غلب و افغان کے جہات اسی تحقیقات سے برآمد ہو سکتے ہیں۔ اس لئے فقہاء کو فتویٰ دے کر

اب اجتہاد ختم ہو چکا ہے اور اس کے بعد کوئی جدید مجتہد نہیں پیدا ہوا۔

۱۴ جس طرح حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام علیہم السلام کی اطاعت و اتباع کی اطاعت و اتباع ہے ویسے ہی ائمہ المجتہدین حضرت امام عظمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے حکم و ہدایت کے متبع و متین ہیں۔ اس حیثیت سے آپ واجب اطاعت ہیں۔

۱۵ کسی طرح مجتہدین کو اقتدار دیا جیسا کہ ایک امام کی تقلید اس طرح پر واجب ہے کہ وہ اس امام کے تمام احکام میں اس کا قائل ہو کسی مسئلہ میں ایک امام کی تقلید کرنا اور کسی میں دوسرے امام کی تقلید کرنا ظلیق ہیں داخل ہے اور متیقن سے پہلے بالذکر لازم آتا ہے جو قطعاً حرام ہے۔

۱۶ کسی غیر مجتہد کو یہ اختیار نہیں کہ اپنی رائے سے کسی حدیث متعلق احکام مرقی موبہ کتب حدیث پر عمل کرے۔

الخلافۃ والاولیۃ

۱ بعد از در عالم صلی اللہ علیہ وسلم سید الاولیاء والفقہاء امام الصديقین حضرت ابو جعفر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل الائمین ہیں۔ آپ کے بعد مرقی ائمہ کبر عثمانی ذی النورین و مولیٰ المؤمنین مرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بترتیب خلافت افضل ہیں۔

۲ عشرہ مبشرہ و ما تون بہت ام المؤمنین خدیجہ و ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن و حضرت امام حسن و امام حسین و اصحاب بدر و بیتہ الرضوان رضی اللہ تعالیٰ عنہم ظاہر مطہر قطعی بلکہ گہواران ائمتہ کے یکجہ گاہ ہیں۔

۳ الف) تمام صحابہ خصوصاً اہل بدو اہل بیوت الرضوان پیغمبر ہدایت ہیں۔ ان میں سے کسی پر حق کرنا نفس کا حتمی حق و خیر نام ہے۔ ان سب کی تعظیم و توقیر امر ہے۔ یہ سب اولیائے امت کے سردار اور باعث شرف و تہذیب و ولایت خاصہ پرستار ہیں۔ ان سے کلمات ظاہر و باطن ہیں اور ہر ایک اولیٰ علیہ السلام ہو سکتی ہیں۔ (ب) فقہاء کرام کے بعد جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مشرف ہوئے ان سے وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم افضل ہیں جو فقہاء کے مندرجہ ذیل مشرف اسلام ہوئے لیکن ان دونوں قسم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اللہ تعالیٰ نے جس کی صفائی کا وعدہ فرمایا ہے ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی کرنا نفس و گمراہی ہے۔

(۳) حقیقت ولایت یہ ہے کہ علو در ایران و اعمال صالحہ کے یقین و عرفان اسما و صفات ذات حق بکلمہ بعد بہرکت ذکر و قلمات و صوم و صلاۃ و سبکی طہرہ جب عہد صالح کو عطا ہوتا ہے تو قلمات و ذیل اسکے یہ شاکہ میں پہلا ہوتا ہے۔ اعلان اس توحید، نصیر، مگر خوف و ہراس، رضا، فقر، غربت، ایس و دماسو لنگھان سے معزز ہوتا ہے اور خوف و ہراس الہی میں مستغرق اس حالت میں ان اثباتات کے انکار و دہشبر مرد و ستور سے ظاہر ہوتے ہیں، خوارق و عبرت میران، ایس اس کو دینی و عصمت کے بھانے (چمکر) خواص انبیاء میں سے ہیں، کشف صادق اور ان کا ہول سے معمولیت عطا ہوتی ہے۔ جس کے باعث وارث انبیاء و علیہ مرتب قرآن پاک ہے اور غفلت و کامرانی ہوتا ہے۔

۵) ملاطل صوفیہ کے کام چھٹل حصولِ اذنی علیہ وعلیٰ آقا وکلمتے متصل ہیں ان کے معارف و مقامات میں چون
اذا رزق مالت سے خود نہیں ان میں طرقِ تربیت پر ان مقامات مذکورہ معنی میں اور شریعتِ صوفیہ کی بعض
کشف صادق کے غائبین کے حال پر مطلع ہو کر ان کی ویسی ہی تربیت فرماتے ہیں جیسا کہ حاضرین کی۔

(۶) یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ! شکر وغیرہ وظائف کذا فیہ بعض استمداد و طلب بہت و دعا جائز و ثابت ہے۔
ایسے وظائف کا اٹکا کر ناجہالت ہے اور ان کو شرک وغیرہ سے تعبیر کرنا ظلم اور مصلحت ہے۔

ان کی صورت مبارک کا خیال مردِ عین کے خطرات و احوالِ نفسی کے دور کرنے میں دہی کام کرتا ہے جو نقلی فاروقی شیطان کے دور کرنے میں ان مشائخ کی صورت مثالی مہذب نفس مرکبہ مثالے میں ہونے کا قطع ہے۔

(۸) طریق استفادہ باطنی و بیعت جو معمول مشائخ کرام ہے۔ ہر ایک مومن طالب کمال ایسا ان کے لئے سنت اور ضروری ہے۔

⑨ خاص مولات مشایخ و کیفیات اذکار و ریاضت اصول و یک ماخوذیں، بعض اجتہاداً اور بعض کشفاً۔

۱۰ ذکر جہود و ترشہ ثابۃ اور باعث قرب و حصول محبت الہی ہے۔

۱۱) محمد اہی وقت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دہشت ہزار سال کا اولاد کرام اور استخار متعلق محبت الہی کا خوش آواز کی شکل محبت الہی کا بھر پور شاعری و مباح و متعین ہے جبکہ محبت شرعیہ سے خالی ہو۔

(۱۲) عبادات بدنی، مالی کا ثواب ہرید اور اس مقدسہ انبیاء و اولیاء و دیگر اہل ایمان کو کرنا ثابت ہے۔ اور اس کا مطلق انکار بدعت ہے۔

۱۳) بالخصوص بروز وفات اولیاء ثواب طعام و کلام ہے فاتحہ رسائی باعث نزول برکات اور تازگی ایمان ہے۔

الشِّرْكُ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ جَلِيلِهِ وَخَفِيّهِ

① شرک کو کھانا پینہ خوردی، دوا دینا، کربک ابدی عذاب کا مستحق ہے۔ (۲) حقیقت شرک یہ ہے کہ خیر خدا واجب الوجود یا حق تعالیٰ سے جدا ماننا ہے اور اس کے امداد سے یہ کہ کربدگار حق تعالیٰ کا موصوفان انہما کی ناقابل مصلحت صفات کو جو عامین نوع میں مفقود ہیں، مثلاً کشف، مال و شدت استجاب دعا، تاثیر جسمی و طبعی، صفات جناب باری (مُخَلَّصٌ، مُبْتَدِئٌ، مُبْتَدِئٌ) کے برابر خدائی کا ہے (خود یا شدت خدائی) اور یہی جو نہایت عجیب و غریب صفات ان کے سامنے ایسی تھیں کہ اولیٰ کرب کا دعا و شرف تعالیٰ کی وہ ہونے ہے۔ (۳) شریعت حق شرک کو منع فرماتی ہے اور صفات عباد و صفات ربوبیت میں تباہی الہیہ امتیاز ظاہر فرمانِ نبیشت و صل کا بہتر اعلان مقدم ہے۔ (۴) خاص عباد کی صفات مذکورہ کو باطن نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ ان کی حقیقت و واقعہ کا اظہار ہے جس کے صفات ربوبیت کی برتری و تقدیم ظاہر ہو۔ (۵) محبوبیت شریعت جو کرام ادیان و شرائع میں خاص حق بشر کے لئے ثابت کی گئی ہے اس کو ساری انصاف خدائی کرنا کہ جس سے جو عبد خود غرہ پر کر کہ صفات الہیہ (کو عافا و شہ) طرح سے روک کر شرک ہے اور دھماکے الہی اور اسکی اجازت پر خود حق سمجھنا اور ان کی حقیقت عنایت الہیہ کا اظہار جانا ایمان و توحید ہے۔ (۶) ایسا ہی خوارق کربوات و اولیاء و عاشقان باطنی سے انکو غیبیات پر ملازم و یوحی الہی اس طرح مطلع تسلیم کرنا شرک ہے۔ اور بدتر ذریعہ قول ہے و دعائی و تاسوئی جو انبیاء و اولیاء کو مطلقاً پہنچے ہیں، ان کو کرب متعلیم اللہ تعالیٰ و یعلما و تدعی اللہ تعالیٰ مطلق تسلیم کرنا یہی ایمان ہے۔ (۷) صفات عبودیت کو صفات ربوبیت سے شرک کرنا یا انشک ہے اور ان کا مطلقاً منکر کرنا اور سہتر ہے اور یہ کہ کہ حق نگاہ رکھنے والا مطلق مستقیم ہے۔ رَبُّنَا اللَّهُ عَلَيْهِ بِحَقِّهِ خَلْقِ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

الْكُفْرُ وَالْكَبَائِرُ وَالْكَفَرُ بَعْدَ الْإِيمَانِ الْعِيَاذُ بِاللَّهِ
الْمُسْتَعَانُ

① خداوند کریم صلی جلالہ اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان کا اور ان احکام کا جو من عند اللہ یا من عند الرسول ثابت ہوں انکار کرنا کفر ہے۔ ان احکام کا ثبوت تین طور سے ہوتا ہے۔

- (۱) آیت کے سانی جو حسب مدار عرب قطعی طور پر منہزم ہوں (۲) حدیث شریف متواتر کے معانی تطبیق سب لغت و محاورہ (۳) اجماع جتہدین است و اشدہ جو قطعی ہوں ان طرق ثلثہ سے جو بات پایہ ثبوت کو پہنچے مؤمن پر اس کا ہر اطمینان تسلیم کرنا ضروری ہے ورنہ بصورت انکار مزید بحث ہوتا تو اول دسواں فقہاء کے نزدیک مطلقاً خلعت کفر میں مبتلا ہو نہ ہے اور بعض بلادرستی واضح میں بے غلتا و اولیٰ کو بہادر انکار قائم کئے کا ہے۔
- (۲) اگر کان ایمان و اسلام و ضروریات دین میں سے کسی کا انکار قرار دیا گیا کفر ہے۔ (۳) قرآن انسانی کو حفظ ملائکہ و ارادہ فی النسخ کا مسمیٰ مرادی قرار دینا اور قوت نظریہ نبی علیہ السلام کو جبرئیل علیہ السلام سے تفصیل و اجماع اور کفر قطعی ہے کفر و زیادت و کمالات کا انکار ہے۔ (۴) حشر اسناد و نسیم جنت کی جس کیفیت سے تفصیل کلام شارح میں وارد ہے ملتا و اول تسلیم کرنا ضروری ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔ (۵) بعد بعثت ہو کر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نبیست نبی کو جائز بنانا یا اس کو ختم نبوت میں غلطی نہ جانا کفر ہے۔ (۶) بالاطلاق احادیث کا واجب الاطاعت نہ سمجھنا کفر ہے۔ (۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب پاک میں بے ادبی و سادھاں قولاً و فعلاً ہنسک یا حقیر کفر ہے۔ والہیاذ باللہ تعالیٰ۔ (۸) قرآن عظیم میں تحریف ماننا کفر ہے۔
- (۹) کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل ماننا کفر ہے۔ (۱۰) اللہ شہادت و تائیدی کی تکذیب کفر ہے۔
- (۱۱) ممکن ضروریات دین کے عقائد کفر ہے کہ شرعی رد و ابطال کو مجھڑا فساد بتانا کفر ہے۔

علمائے نجد و دیوبند عقائد و مسائل کا لرزہ خیز بیان

حبیب خدا شب امری کے دو لایق غیب دان و عالم باکان و مایکون حضور پرفور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شہر معتبر حدیث کے مطابق ملک شام و یمن کے لئے برکت کی دعا فرمائی تو اہل نجد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے بندہ کے لئے بھی۔ آپ نے پھر شام و یمن کے لئے دعا برکت فرمائی۔ انہوں نے پھر پھر کیئے عرض کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ وہاں نزلنے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا گروہ نمودار ہو گا۔ بخاری مشکوٰۃ اللہ و المعیاد **فائدہ:-** اس پیشین گوئی کے مطابق نجد سے محمد بن عبد الوہاب نجدی کا گروہ اور اس کی تحریک و آپسیت کا ظہور ہوا۔ یہی شخص وہابی مذہب کا موجد و امام ہے اور دو حاضر میں اہل دیوبند و مودودی جماعت اسلامی تبلیغی جماعت، غیر مقلدین اہل حدیث و حقیقت سب اس شخص کے پیروکار اور اعتقادی طور پر اس سے متاثر و اس کے ہتھو ہیں۔

نظائر لیل مختلف ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ سب لوگ وہابی اصول و عقائد سے وابستہ اور وہابی حاندان کی شاخیں ہیں۔ اہل دیوبند کا نظائر اہل سنت و جماعت بننا اور اولیٰ و عظم اہل سنت کے نام سے تنظیم قائم کرنا سرسراہٹ دھوکہ و مغالطہ ہے۔ جس کے ازالہ کے لئے مندرجہ ذیل حقائق کا مطالعہ ضروری ہے۔

اعتراف حقیقت

اہل دیوبند کا وہابی ہونا ان کا محمد بن عبد الوہاب نجدی سے اندرونی تعلق و اتحاد اور اس کا مدارج و معتقد ہونا ایک ایسی حقیقت ہے۔ جس کا خود اکابر دیوبند نے واضح و انکار میں اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ محمد بن عبد الوہاب اچھا آدمی تھا۔ محمد بن عبد الوہاب کے معتقدین کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد

عمرہ تھے • اہل بخارا و کئی خفیوں کے عقائد متحد ہیں۔ وہابی متبع سنت اور نیکار کو کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ۳۵-۵۱) مولوی اشرف علی تھانوی کا اپنے متعلق اعلان تھا کہ "بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں۔ یہاں ہمارے ہاں) کا تختہ تیار کے لئے کچھ مت لیا کرو" (اشرف السراج ج ۱ ص ۱۸) اور ان کی یہ تہمت تھی کہ اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تحلوں کو دس پھر (لوگ) خودی دہائی بن جائیں۔

(الافاضات الیومیہ ج ۵ ص ۱۸) مولوی خلیل احمد، مولوی محمود حسن، مولوی اشرف علی تھانوی، مفتی کفایت اللہ وغیرہم جیسے اکابر علماء دین کی مسند کتب المہتمم (ص ۱) میں لکھا ہے کہ وہابی ... سنت پر عمل کرتا ہے۔ بدعت سے بچتا ہے۔ اور مصیبت کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ مولوی منظور نعمانی نے کہا۔ ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔ "اور مولوی محمد کریم نے اس کے جواب میں کہا۔ مولوی صاحب میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔" (سوانح مولانا یوسف کاندھلوی ص ۱۱۱) اکابر دین کے ان ناقابل تردید حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ دیوبندی مولوی اندر سے بخاری اور کچے وہابی ہیں۔ اور ان کا بظاہر سنی حنفی بننا محض تعصب باریابی اور الوقتی ہے۔ اسی لئے قندیل دیوبندیت، اُمت محمدی دعوے بھالے سبیتوں کے لئے سب سے زیادہ خطرناک و نقصان دہ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

الفرص حدیث مذکورہ کی روشنی میں اہل دیوبند کے بخاری گروہ سے اندرونی تعلق محمد بن عبدالوہاب کی مدح و تحسین اس سے قلبی و اعتقادی وابستگی و ہابیت کی قصیدہ خوانی اور خود اپنی زبانی وہابی بننے کے بعد اہل دیوبند کی مکتب فکر کے امام محمد بن عبدالوہاب و وہابی مذہب کی حقیقت ملاحظہ ہو۔

محمد بن عبدالوہاب | دیوبندی مکتب فکر کے مایہ ناز رہنما و سابق صدر دیوبند مولوی حسین احمد مدنی "دیوبندی مسلک کے امام

کی ختم نبوت میں تحریف سے فائدہ اٹھاتے ہوئے • اپنے رسالہ الامداد ماہِ سفر ۱۳۳۶ھ ص ۳۵ پر اپنے ایک مرید کی طرف سے دیں الفاظ اپنا کلمہ درود شائع کیا۔ لا الہ الا اللہ اشرف علی دُصولِ اللہ اور اللہ صلی علی سیدنا ونبینا وعلوٰنا اشرف علی اور حالت خواب و بیداری میں اس کلمہ درود پڑھنے والے مرید کو تسلی دی کہ جن کی طرف تم رجوع کرتے ہو۔ وہ متبع سنت ہے کیا یہ مرزائیت سے اندرونی اتحاد نہیں؟ ایک طرف تو تھانوی صاحب نے اپنے آپ کو اتنا بڑھا کر • اپنا کلمہ درود تک پڑھوایا اور دوسری طرف نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں تک تعقیص و گستاخی کی کہ بعض علم غیبی ہیں... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعقیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر جہی و مہیون (بجہ و پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (چوہاؤں) کے لئے بھی حاصل ہے۔ (مفتی الامان ص ۱۸) • یہی بھی کسریوں پوری کر دی کہ بدعتی کے معنی ہیں۔ باادب بے ایمان اور وہابی کے معنی بے ادب با ایمان۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۱۸) گویا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد بن عبد اللہ کی تعظیم و ادب کرے وہ بے ایمان و بدعتی ہے اور جو ان کی توہین کرنے والا گستاخ و بے ادب ہو وہ با ایمان و متقی ہے۔ ایماندار کے لئے بے ادب اور گستاخ ہونا ضروری ہے۔ اور جو نہ وہابی بے ادب ہیں۔ اس لئے وہی با ایمان ہیں۔ اس سے ٹھکر و ہابیت کی حمایت اور شانِ رسالت و ولایت کی بے ادبی و مخالفت اور کیا ہو سکتی ہے؟

مولوی محمود حسن | خلیفہ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی مکتب فکر کے چھٹے امام ہیں۔ جنہوں نے اپنے پیر گنگوہی کے مرنے پر "مرثیہ" لکھا۔ جس میں گنگوہی صاحب کا حضرت انبیاء علیہم السلام سے موازنہ اور ان حضرات کی تعقیص کرتے ہوئے گنگوہی صاحب کو "باقی اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم)

کائناتی قرار دیا۔ گنگوہی کے کالے کوٹے عید و بندوں کو سیتیا یوسف علیہ السلام کا معنی قرار دیا۔ گنگوہی صاحب کی آواز کو محسن داؤدی اور باگت خلیل الہی قرار دیا۔ سیدنا علی ابن مریم علیہ السلام پر گنگوہی صاحب کی بڑی بیان کرتے ہوئے۔ بدین الفاظ علی علیہ السلام پر طنز و آپ کی تعقین کی۔ کہ گنگوہی نے۔

”مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے دیا

اس مسیحا کی دیکھیں ذری آہن مریم“

مولوی محمد حسن صاحب نے تعقین انبیا و پرپی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ہر پرستی میں یہاں تک غلو کیا کہ ”ط“ پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوجتے گنگوہی کا رستہ“ لکھ کر گنگوہی کو کثیر اللہ سے بھی بڑھ کر قرار دیا۔ ”تقوینہ الایمان“ عقیدہ توحید کے برعکس گنگوہی صاحب کو سب مشکلات کا حل کرنے والا۔ حاجات و روحانی قربانی اور دینی و دنیاوی کا فہر مرآت خلافت اور ان کے حکم کو قضاۓ مہم کی تلوار و تبدیلی تقدیر کی خدائی صفات میں شریک کیا۔ بلکہ گنگوہی صاحب کو رب۔ ان کی فکر کو طور اور خود کو براہ موعود (علیہ السلام) قرار دے کر بدین الفاظ آریٰ کا ورد کیا۔ کہ

”تمہاری تربت اللہ کو دے کر طور سے تشبیر

کہوں ہوں بار بار آریٰ مری دیکھی بھی نادانی

مولوی حسین علی | وان بھروی مولوی رشید احمد گنگوہی کے شاگرد مولوی غلام خان کے استاد اور مولوی سر فراز گنگوہی کے بیرونی مکتب فکر کے

ساتویں امام ہیں۔ انہوں نے اپنی نام نہاد تقریر لغتہ الحیران (مجلد) میں معاذ اللہ فرشتوں اور رسولوں کو طاعت قرار دے دیا جس کو کوئی معمولی دیوبندی مولوی بھی اپنے حق میں گوارا نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں معتزلہ کے اس عقیدہ باطل کی توثیق کی کہ اللہ کو بندے کے عمل کے بعد اس کا علم ہوتا ہے۔ پہلے نہیں۔ ملتزم الحیران (مجلد ۱) ۵۸

عبارت میں معنی ختم نبوت میں تحریف اور فتنہ یعنی آخری نبی واس کی فضیلت کا انکار کرنے کے بعد منکرین ختم نبوت کی مزید جو صلاہ فرالی کے لئے لکھا ہے۔ اگر بالعرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو یہ بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تخذیر الناس ملکہ) مسئلہ ختم نبوت پر ہاتھ صاف کرنے کے بعد ایک اور گن کھلایا ہے۔ کہ انبیا و اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں۔ تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تخذیر الناس ص ۷) امتی کے بنی سے مساوی ہونے اور بڑھنے کا تصور اور کہاں مل سکتا ہے؟

مولوی رشید احمد | گنگوہی دیوبندی وہابی مکتبہ فکر کے جو تھے امام ہیں۔ انہوں نے ”تقوینہ الایمان“ جیسی رسول نے زمانہ گستاخ

شعیدہ و گستاخ کتاب کے متعلق لکھا ہے۔ کہ کتاب ”تقوینہ الایمان“ نہایت عمدہ کتاب ہے۔۔۔ اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۵) یعنی جس نے اس گستاخ کتاب کے رکھنے پڑھنے عمل کرنے سے توبہ کی وہ عین اسلام سے محروم رہا۔ استغفر اللہ۔ ان کے نزدیک ”تقوینہ الایمان“ کی گستاخیوں کے باعث جو ان کی فکر اور مولوی اسماعیل کو کافر کہے۔ وہ خود کافر اور شیطان ملعون ہے۔ (فتاویٰ ص ۳۵۲-۳۵۶) مگر جو شخص معاذ اللہ میں سے کسی کی تجویز کرے۔۔۔ وہ اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت و جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ (فتاویٰ ص ۳۵۳)۔ ”تقوینہ الایمان“ کے زیر اثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اثر آکر تے ہوئے لکھا ہے۔ کہ مجھ کو بھائی کہو۔

فتاویٰ ص ۳۶۱۔ ان کے نزدیک ”بند و تہور ہولی یا دیوالی کی کھیلیں۔ تو یہ کھانا درست ہے۔“ ہندو کے سودی روپیہ کے پیاؤ سے پانی پینے میں مضائقہ نہیں (فتاویٰ ص ۳۶۱) لیکن ”محرم میں ذکر شہادت حسین کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ وسیلہ گناہ شریعت لانا یا چندہ وسیلہ اور شریعت میں دنیا یا دودھ پلانا سب نادرست اور۔۔۔ جہرام ہیں۔ (فتاویٰ ص ۳۶۱)

”تہذیب لای کر ملا کا مرثیہ جلا دینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ)
 لیکن خود ان کا مرثیہ ”دیوبندی شیخ الہند محمد حسن دیوبندی نے شائع کیا۔“ قبلہ
 کعبہ کسی کو کھنا درست نہیں ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ) لیکن مرثیہ میں انہیں قبلہ
 حاجات و دعاؤں کا جسمانی نہ لکھا ہے۔ بچوں کی سانگہ اور اس کی خوشی میں کھانا کھانا
 جائز ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ) لیکن ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد ہر حال
 ناجائز ہے۔۔۔ اگرچہ روایات صحیحہ پیش کی جاویں۔“ (فتاویٰ رضویہ) ذرا معروف
 دکان کھانے کو ثواب ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ) لیکن غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں کا
 کھانا حرام ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ) مولوی اسماعیل قلعی جنتی ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ)
 لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں جاننے کو کیا جاوے گا میرے ساتھ اور کیا میرے
 ساتھ۔“ (فتاویٰ رضویہ) ”لفظ رحمۃ اللہ علیہ مفت خامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی نہیں ہے۔۔۔ اگر کسی دوسرے پر اس لفظ کو بتا دیں بول دیوے تو جائز ہے
 (فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۸) انہی سے حکم سے کہیں گے ان کی مصدقہ دیوبندی غلیل احمد
 انیسویں کی مصنفہ کتاب براہین قاطعہ میں۔ شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ ورحمۃ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر اتر کر تے ہوئے لکھا ہے۔ ”مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔“
 اور اسی صفحہ پر شیطان و ملک الموت کا علم آپ سے وسیع قرار دیتے ہوئے لکھا
 ہے کہ ”شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم علیہ السلام کو
 ثابت کرنا ترک نہیں۔ تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو
 یہ وسعت (زیادتی) نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت کی کوئی نص قطعی ہے
 (براہین ص ۱۸) ”جب سے علامہ مدنی دیوبند سے ایک سالہ لڑا کر کھاروا لگئی تو براہین ص ۱۸
 مولوی اشرف علی“ فتاویٰ دیوبندی مکتبہ فکر کے پانچویں امام ہیں۔
 انہوں نے دیوبندیت کے تیسرے امام توحفی

جو تہذیب و ہادی مولویوں اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو مورد الزام ٹھہراتے اور
 یکطرفہ پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ انہیں مذہبی صاحب و ثواب صدیق حسن خاں کی پاکیزہ
 تاریخ و حقیقت کی روشنی میں سوچنا چاہیے۔ کہ محمد بن عبد الوہاب کے پیروکاروں کے
 پیچھے اپنی سنت و جماعت کی نماز کیسے ہو سکتی ہے۔ قصور و کوتاہی کرنے والوں کا یہ طعن کیا
 دیوبندی و ہادی و ہادی مکتبہ فکر کے دوسرے امام ہیں جن
 کی شان الوہیت و دربار رسالت میں گستاخی و زبان لٹکا
 کا یہ عالم ہے کہ ان کے نزدیک ”اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان سے پاک ماننا بھی بدعت
 ہے۔“ (ایضاح الحق ص ۱۸) ”گویا مخلوق کی طرح خالق بھی زمان و مکان کا محتاج ہے۔“
 والہا ذی اللہ) ”خدا تعالیٰ مکر بھی کرتا ہے۔ لکھا ہے اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیے۔“
 (تقوینہ الایمان ص ۱۸) ”اللہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ اور ہر انسانی نقص و عیب اس کے
 لئے ممکن ہے۔“ (یک روزہ ص ۱۸) ”غیب کا دیباقت کرنا اپنے اختیار میں ہو
 جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی نشان ہے۔“ (تقوینہ الایمان ص ۱۸) ”گویا اللہ
 کا علم قدیم و لازم نہیں۔ چاہے تو دیباقت کر لے چاہے تو بے علم رہے اور اس کیلئے غیب
 غیب ہی رہے۔ والہا ذی اللہ۔ یہ ہیں ان لوگوں کے نعرہ توحید کے کرسیمے۔ اللہ کے
 علم قدیم کا انکار اور زمان و مکان و جھوٹ و مکر کا اثبات۔“ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
 کا نماز میں خیال پیل اور گم سے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی مرتبہ زیادہ بڑے۔
 (ہر او مستقیم فارسی ص ۱۸) ”ہر مخلوق بڑا ہوا چھٹا اللہ کی شان کے آگے چار
 سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔“ (تقوینہ الایمان ص ۱۸) ”مقبولین حق کے معجزہ و کرامت جیسے
 بہت افعال مگر ان سے زیادہ قوی و اکمل کا و قور ظلم و جاودہ والوں سے ممکن ہے۔
 (منعبد الامت ص ۱۸) ”محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے
 کہ۔۔۔ مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔“ (تقوینہ الایمان ص ۱۸)

انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ (نبی) وہی بڑا بھائی ہے۔ آپس کی بڑے بھائی کی سی تعلیم کیجئے۔ (تقویت مشق) • جسے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خرم ہیں اور نادان ... ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا ... جہنم بے انصافی ہے۔ کہ ایسے بڑے شخص ادا انبیاء اولیاء کو بے خبر نادان بے حواس ناگاہ سے کہنے کا کوئی مسلمان تصور کر سکتا ہے؟ اس شہنشاہ کی تویہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور مرشد اور فرشتہ جبرائیل اور میکائیل علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔ (تقویت مشق) • مرزا میوں نے ایک کو کھڑا کیا وہ باپوں کے ہاں کروڑوں کا احسان ہے۔ • جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا محتار نہیں؟ (تقویت مشق) • رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویت مشق) • جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار۔ ان معنوں کو برہنہ غیرائی امت کا رطلہ اختیار ہے۔ (تقویت مشق) • کسی بزرگ (نبی) کی شان میں زبان بھال کر بولنا اور جو بشر کی کسی تعریف ہو۔ وہی کر۔ اس میں بھی اختصار رکھ کر۔ (تقویت مشق) • حضرت علیؑ اللہ علیہ وسلم پر بہتان باندھتے ہوئے آپ کی طرف سے لکھا ہے کہ میں بھی ایک دن مرکز میں ملنے والا ہوں۔ (تقویت مشق) • دیوبندی وہابی مذہب کے علاوہ کوئی مسلمان آپ پر جھوٹا بہتان باندھنے اور آپ کو مردہ و مٹی میں ملنے والا کہنے کی جرأت کر سکتا ہے؟

مولوی محمد قاسم | نانوتوی، دیوبندی وہابی مکتبہ فکر کے تیسرے امام بانی مدرسہ دیوبند ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ علوم کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشنی ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فعالیت نہیں۔ (تحریر الناس ص ۵۷)

مدرسہ محمد بن عبدالوہاب کے متعلق لکھتے ہیں • صاحبو۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطل اور عقائد فاسد رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا۔ ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ انہیں کافر و مشرک قرار دے کر ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور مٹال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو خصوصاً اس نے تکلیف شاد پہنچائی سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو لوہر اس کی تکلیف شدیدہ کے مدیہ منورہ اور کمرہ محکمہ جھوٹا پڑا۔ اور تباروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ ... محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و مجملہ مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ چنانچہ وہاب حدیث حسن خالص (غیر مقلد) نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔

وہابیت | • شان نبوت اور حضرت رسالت علیٰ ماجہا الصلوٰۃ والسلام میں وہاب نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مائل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں۔ ... ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں۔ اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعائیں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں (اکابر وہاب) کا مقولہ ہے۔ معاذ اللہ معاذ اللہ۔ نقل کفر کفر نباشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاشی ذات سرور کائنات

طریقہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے سکتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذاتِ حق عالمِ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ زیارتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و حضورِ آستانہ شریفین و لا حظہ روزہ و منہ و منہ کو یہ طائفہ نہیں بدعت و حرام وغیرہ لکھا ہے۔ اس طرف اس نیت سے سفر کرنا منظور و منع جانتا ہے۔ بعض اُن میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ فنا کے دور پر کو پہنچاتے ہیں۔ اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ و سلام ذاتِ اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں پڑھتے۔ اور نہ اُس طرف متوجہ ہو کر دعا مانگتے ہیں۔ دیکھ کر کسی خاص امام کی تقلید کو ترک فی الرسل جانتے ہیں۔ اور اہلِ بدعت اور ان کے تعلقین کی شان میں نمازیں، الفاظ و آیات خبیثہ استعمال کرتے ہیں۔ ان کا بھی مثل غیر مقلدین کے ابراہمت کی شان میں الفاظ گستاخانہ بے ادبانه استعمال کرنا معمول بہ ہے۔ دیکھ کر خبیثہ کثرت صلوٰۃ و سلام و درود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرأت دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شریک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ (کتاب زیارت نبوی ص ۶۰ تا ۶۸) **نوٹ**۔ یہ ہیں جو بن عبد الوہاب و وہابیوں کے عقائد و معمولات مدعی صاحب ایک تو صدر دیوبند تھے۔ اور دوسرا وہ بقول دیوبند سترہ ائمہ برسن مدینہ منورہ میں رہتے تھے باعثِ کھن عبد الوہاب و وہابیوں کے حالات سے ذاتی طور پر زیادہ واقف تھے اب وہ ہی صوفی ہیں۔ یا تو دیوبندی حضرات مدعی صاحب کو حایل و کاذب اور جھوٹی ہر شی اور یا پھر خوفِ خدا کریں اور خود کو سچی حق و سوادِ اعظم اہلِ امت کے خلیفہ کے خلیفہ خدا کو دھوکہ نہ دیں۔ اس لئے کہ محمد بن عبد الوہاب و وہابیوں کو اچھا و عمدہ جانتے والے دیوبندی وہابی دُشمنی کہلا سکتے ہیں۔ اور نہ محمدی حق ہو سکتے ہیں۔ یہ سر لڑنے و جدوجہد ہے۔ منافقت ہے۔ یہاں ان لوگوں کے لئے بھی مقامِ عبرت ہے۔

۳۱
جیسا کہ پہلے مولوی اسماعیل دہلوی کے تقویرہ الامانی حوالہ سے گزرا۔ کہ خدا تعالیٰ کا علم قدیم و لازم و دائم نہیں۔ چاہے تو دریافت کر لے چاہے تو نہ کرے اور بے علم رہے۔ کیونکہ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار ہو۔ جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ تقویرہ الامان ص ۱۱۱ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مولوی حسین علی نے مزید لکھا ہے۔ کہ نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل کا خیال کرے۔ تلفظ السلام علیک ایہا النبی سے انتہیات میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ (مفہم ص ۱۱۱) اور معاذ اللہ اسی قسم کا عقیدہ بالحد پہلے مولوی اسماعیل دہلوی کی مراط مستقیم کے حوالہ سے بھی گزر چکا ہے۔ "بلغت الحیران کے ص ۱۳۱ پر معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد رضی اللہ عنہ کے کافر و دھننی ہونے کا تاثر دیا ہے۔ "مفہم ص ۱۱۱" مزید لکھا ہے۔ "رسولوں کے ہاتھ میں کوئی اختیار نہیں وہ عاجز و نڈبہ ہیں۔۔۔۔۔" میرے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے۔ میں تو محض رسول ہوں۔ (مفہم ص ۱۱۱)
اہل ایمان و اہل انصاف غور فرمائیں۔ کہ علماء نجد و دیوبند نے کس کثرت سے کس کس انداز اور کیسے الفاظ میں محمد یا ان حضرات انبیاء و امام الانبیاء علیہم السلام کی گستاخیاں کی ہیں۔ اور ان کی تحقیر و تنقیص میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور یہود و نصاریٰ کی یہ روی میں جو بیاں خدا کی عظمت و رفعت شان کو بیکسر نظر انداز کر کے قرآن پاک میں تحریف و تحجانت اور رسالت دشمنی کا کھلم کھلا مظار کیا ہے۔ اسی لئے علماء و مشائخِ خرمین طہیین اور علماء اہل سنت و جماعت نے مذکورہ کفریہ عبارات و گستاخانہ عقائد پر اہلِ محمد و دیوبند کی تحقیر فرمائی اور صحیح العقیدہ مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ فرمایا۔ فیہ اجماع اللہ فیہ الخیر الخیراء تفصیل کیلئے اہلِ محققیت فاضل بریلوی کی کتاب انکو کبیر الشہابیہ فی کفریات ابی الوہاب و اسامی الخرمین شریف کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

دروہ پاک کے فضائل

جذب القلوب میں مندرجہ ذیل فوائد بیان کئے گئے ہیں۔

- (۱) ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔
- (۲) درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔
- (۳) درود پاک پڑھنے والے کا کنہ حار جنت کے دروازے پر حضور ﷺ کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔
- (۴) درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دو جہاں ﷺ کے پاس پہنچ جائے گا۔
- (۵) درود پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لئے قیامت کے دن حضور ﷺ صلی (ذمہ دار) ہو جائیں گے۔
- (۶) درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔
- (۷) درود پاک پڑھنے والے کو چاکنی میں آسانی ہوتی ہے۔
- (۸) جس مجلس میں درود پاک پڑھا جائے اس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔
- (۹) درود پاک پڑھنے سے سید الانبیاء و صحیب خدا ﷺ کی محبت بڑھتی ہے۔
- (۱۰) رسول اللہ ﷺ خود درود پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔
- (۱۱) قیامت کے دن سیدو عالم نور مجسم ﷺ درود پاک پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔
- (۱۲) فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔
- (۱۳) فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے درود شریف کو سونے کی تھلوں سے چاندی کے کاغذوں پر لکھتے ہیں۔
- (۱۴) درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربار رسالت میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں، یا رسول اللہ ﷺ! انھوں نے حضور کے دربار میں درود پاک کا تقدح حاضر کیا ہے۔
- (۱۵) درود پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو
 بھیڑے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں
 ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی
 ہوئے، رافضی ہوئے، نجیری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض
 کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو
 اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں
 سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں
 حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین
 روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم
 سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہوو نور
 یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی
 تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ
 توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ
 رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے
 اندر سے اسے دودھ سے کبھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔